مناجات بدرگاہ سرورکائنات ﷺ

از: جناب ٹھاکر بواسنگھ صاحب اثیم

ٹھاکر صاحب جو الہ آباد سے قریب ایک موضع کے رئیس ہیں ان کی عمر ستر بہتر برس کی ہوگی۔ انکو شروع جوانی سے شاعری کا ذوق ہے لیکن اکثر و بیشتر نعت ہی لکھتے ہیں۔ کم و بیش دو برس کی بات ہے فتحپور میں موصوف سے ملاقات ہوئی اور دیر تک وہ اپنا نعتیہ کلام جذب و وجد کی کیفیت کیساتھ سناتے رہے مجھے اس موقع پر یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ ٹھاکر صاحب پیرانہ سالی کے باوجود عینک کے بغیر اپنی بیاض کھولے اشعار رواں دواں پڑھ رہے تھے۔ مجھ سے صبر نہ ہوا پوچھ بیٹھا۔ ٹھاکر صاحب آپ چشمہ نہیں لگاتے؟ بولے، اس کا قصہ عجیب ہے۔ پندرہ بیس برس پہلے کی بات ہے میں نے محسوس کیا کہ میری نگاہ کمزور ہو رہی ہے۔ یہاں تک کہ میں لکھنے پڑھنے سے معذور ہو گیا۔ دوا دارو کی مگر فائدہ نہ ہوا۔ اسی زمانہ میں میرے ایک مسلمان دوست حج کرنے جا رہے تھے۔ میں نے بارگاہِ نبوی میں ایک مناجات لکھ کر ان کے حوالے کی اور درخواست کی کہ وہ انکی طرف سے روضۂ اقدس پر پڑھ دیں۔ اس دوست نے ایسا ہی کیا اور ابھی یہ حج کر کے لوٹے بھی نہ تھے کہ میری آنکھوں میں بصارت آنی شروع ہو گئی اور رفتہ رفتہ بالکل پہلی سی حالت ہو گئی۔ وہ دن ہے اور آج کا دن کہ میں سب نوشت و خواند چشمہ کے بغیر ہی کرتا ہوں۔ میں نے اس مناجات کی نقل ٹھاکر صاحب سے لے لی تھی۔ جسے اب قارئینِ برہان کی نذر کرتا ہوں (ایڈیٹر)

پھیکا ہے نورِ خور رخِ انور کے سامنے
ہے ہیچ مشک زلفِ معنبر کے سامنے

خجلت سے آب آب ہیں نسرین و یاسمن
کیا منھ دکھائیں آ کے گل تر کے سامنے

ہے رنگِ معصیت سے سیہ دل کا آئینہ
کیا اس کو لے کے جاؤں سکندر کے سامنے

قسمت کا لکھا مٹ نہیں سکتا کسی طرح
تدبیر کیا کرے گی مقدر کے سامنے

دامن تہی ہے مایۂ طاعت سے سربسر
کیا لے کے جاؤں ساقیِ کوثر کے سامنے

چشمِ کرم ہو آنکھ میں آجائے روشنی
کہنا صبا یہ جا کے پیمبر کے سامنے

شیشہ نہ ہو نہ سنگ ہو چشمہ ہو نور کا
اس کو لگا کے جاؤں میں سرور کے سامنے

جس در سے آج تک کوئی لوٹا نہ خالی ہاتھ
دستِ طلب دراز ہے اس در کے سامنے

حاجت ہے کیا بیان کی، ہے سربسر عیاں
ذرہ کا حال مہرِ منور کے سامنے

رضوان تجھے جو ناز ہے جنت پہ اس قدر
کیا چیز ہے وہ روضۂ اطہر کے سامنے

سر پر ہو ان کا دستِ شفاعت انیم کے
جس دم کھڑا ہو داورِ محشر کے سامنے

ان کا ایک شعر اور سن لیجئے جو مجھے اتفاق سے یاد رہ گیا ہے (ایڈیٹر)
طیبہ کے خار کتنے مسافر نواز ہیں نوکِ مژہ پہ لیتے ہیں پاد لفگار کے